سچے دھرم رکھشک

شری گورو تیغ بہادر

ملنے کا پتہ :- پستک بھنڈار - لاہور

بیمہ کروانا کہاں محفوظ اور مفید ہوگا

ہندوستان انشورنس و بینیفٹ میوچل سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ میں!

کیوں؟

(۱) چونکہ اس کا کل سرمایہ گورنمنٹ کی تحویل یا نیک نام مشہور بنکوں میں جمع رہتا ہے۔

(۲) چونکہ یہ سوسائٹی مروجہ قانون بیمہ کمپنیوں پر عملدرآمد کرتی ہے ۴۸ ہزار روپیہ نقد از خود اس نے گورنمنٹ انڈیا کے پاس جمع کروا دیا ہے اور جلدی دو لاکھ روپیہ داخل ہو جاوے گا۔

(۳) چونکہ اس کمپنی کے تمام حصے قیمتی ایک لاکھ روپیہ فروخت ہو چکے ہیں۔ جس سے اسکے وشواس اور اطمینان کا صاف اظہار ہوتا ہے۔

(۴) چونکہ اس کمپنی نے چار سال کے عرصہ میں دو لاکھ روپیہ سے زائد تقسیم کر کے سینکڑوں خاندانوں کو بچایا ہے اور اسطرح اپنے حسن انتظام اور ہمدردی کا ثبوت دے چکی ہے۔

(۵) چونکہ اس کمپنی میں مقابلتاً زرچندہ تھوڑا ادا کرنا ہوتا ہے اور زرامداد نسبتاً بہت ملتی ہے۔ جو کہ کفائت شعاری اور ایمانداری پر دلالت کرتا ہے۔ (۶) چونکہ اس کمپنی میں ممبران سے نہائت شریفانہ سلوک کیا جاتا ہے ثبوت عمر اور موت نہائت آسان ہے، داخلہ کے لئے ڈاکٹری معائنہ کی زن و مرد کیلئے قید اڑا دی گئی ہے۔ (۷) چونکہ اس نے مقبول عام اصول پر کام کرنیکی وجہ سے بیمہ اور شادی فنڈ میں اجو نہائت ہی محفوظ اور سائنٹیفک اصول پر قائم ہے ۲۷ ہزار ممبران حاصل کر کے اپنی حیرت انگیز ترقی کا ثبوت دیا ہے دیگر حالات آج ہی ایک پیسہ کا کارڈ لکھ کر دریافت فرماویں۔

دیوان منگل سین مینجنگ ڈائرکٹر

پستک بھنڈار لاہور کی مفید عام کتب کے سلسلہ میں نمبر ۴۳

جیون چرتر

گورو تیغ بہادر جی

جسے

پنڈیداس مالک پستک بھنڈار لاہور نے

۱۹۱۳ء

لکھشمی سٹیم پریس لاہور میں باہتمام سردار منوہر سنگھ چھپواکر شائع کیا

قیمت بلا جلد ۱ مجلد ۱ ۸ نہایت اعلیٰ سنہری جلد ۲

نوجیون ودیا

امریکہ کے مشہور عالم ڈاکٹر کاوِن کی مقبول عالم تصنیف دی سائنس آف اے نیو لائف

The Science of a new life

کا ہندی ترجمہ ہر ایک گرہستی اور گرہست میں پرویش کرنیوالے استری پرش کیلئے ایسی ضروری کتاب ہے کہ وہ ہر روز اسکا پاٹھ کریں۔ اسمیں مساوی زندگی کے تمام پہلوؤں پر نہایت عالمانہ طور سے روشنی ڈالی گئی ہے اور مندرجہ ذیل امور پر عالمانہ خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اسکی بھومکا ڈاکٹر گوکل چند ایم۔ اے پی ایچ۔ ڈی بیرسٹر ایٹ لاء سابق پروفیسر ڈی اے وی کالج لاہور نے لکھی ہے

(۱) شادی کا مقصد اور اسکے فوائد۔

(۲) کس عمر میں شادی کرنی چاہیئے۔

(۳) سویمبر یعنی قانون انتخاب

(۴) استریوں کو کیسا پتی پسند کرنا چاہیئے۔

(۵) ویریہ رکشا کے فوائد۔

(۶) برہمچریہ پالن کا نیم اور رتو گامی ہونیکی فضیلت

(۷) سنتان کی خواہش

(۸) گربھا دھان ودھی۔

(۹) بچہ کی تربیت۔

(۱۰) دردِ زہ سے بچنے کا طریقہ۔

(۱۱) استریوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کا مکمل بیان معہ تشریح الاعضا

(۱۲) استری پرشوں کی غلط کاریاں اور ان کے خوفناک نتائج اور علاج

ایسے ہی کئی ایک ور گرہست آشرم کو سورگ دھام بنانیوالے نہائیت ضروری مضامین پر سائنٹیفک طور سے روشنی ڈالی گئی ہے تقریباً تمام سدھانت ویدک سدھانتوں سے ملتے ہیں۔ اخبارات اور ملک کے پرسدھ اصحاب نے اس پر اعلیٰ سے اعلیٰ ریویو لکھے ہیں۔

ملنے کا پتہ۔

منیجر پستک بھنڈار لاہور

شری گورو تیغ بہادر کا جنم

جس وقت گورو تیغ بہادر کا جنم پُنیہ بھومی بھارت ورش میں ہُوا۔ وہ وقت بھارتی لوگوں کے لئے سخت کشمکش اور جد وجہد کا تھا۔ اُن کی شخصی آزادی اُن کا امن۔ ان کا مذہب سب کچھ خطرے میں تھا۔ ہندو دھرم کے زوال و تباہی کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے مارے خوف کے دھڑا دھڑ مسلمان ہونا شروع کر دیا تھا۔ اُن پر ہر طرح سے ظلم و سختی روا رکھی جاتی تھی۔ اورنگزیبی تعصب کا کلہاڑا ان معصوموں کی گردن پر بڑی بے دردی سے چلایا جا رہا تھا۔ ہندوؤں پر ہندو ہونے کی وجہ سے خاص جزیہ لگایا گیا۔ ان کے یگیوپویت اُتارے گئے۔ ان کے لئے ایک حکم تھا۔ اور اُسے الہٰی حکم سمجھا جاتا تھا۔ کہ "جان دو یا مسلمان ہو جاؤ"۔ اس یکطرفہ۔ نامنصفانہ اور جابرانہ حکم کے خلاف انسانی کورٹ تو کیا اسوقت اورنگ زیب کے اللہ میاں کی عدالت میں شنوائی نہ ہو سکتی تھی۔ ہندو بیچارے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارتے اور چلّاتے تھے۔ لیکن ان کی کوئی پیش نہ جاتی تھی۔ کمزوروں اور ناتوانوں کا دبایا جانا دراصل قانون قدرت ہی تو ہے۔ ایسے سخت ظلموں کے خلاف چیخ و پکار سے کیا ہو سکتا تھا۔ اس تباہی سے بچنے کے لئے تو بہت بڑی قربانیوں کی ضرورت ہُوا کرتی ہے۔ اس قربانی کے لیئے اس وقت ہندوؤں میں کوئی ایسا شور بیر موجود نہ تھا۔ جو اپنے مفاد کو اپنی قوم کے مفاد۔ اور اپنی اغراض کو اپنے دیش بھائیوں کی اغراض پر قربان کر کے اپنے آپ کو قومی ہون کنڈ میں سوہا کر دیتا۔ اس وقت ایک ایسے مہاپُرش کی ضرورت تھی۔ جو ہندوؤں کے

اس قدیم عقیدے کو پورا کرتا۔ کہ جب پرتھوی پر گھور اتیاچار یعنی ظلم کا راجیہ
ہوتا ہے۔ بے گناہوں کو ستایا جاتا اور معصوموں پر سختی روا رکھی جاتی ہے
تو پرماتما مظلوموں کی سہائیتا کے لئے اوشیہ کسی مہان آتما کو بھیجتے ہیں۔ ٹھیک
ایسے نازک سمے میں ہندو دھرم کے سچے رکشک خالصہ دھرم کے خالص رتن
شری گورو نانک دیوجی کے نویں جانشین شری گورو تیغ بہادر نے سنہ ۱۶۶۲ بکرمی
کو جنم لے کر مایوس اور مظلوم ہندوؤں کے لئے در امید وا کر دیا۔ گورو تیغ بہادر
جی کا تعلق براہ راست پانچویں گورو ارجن دیوجی کے خاندان سے پایا جاتا ہے
آٹھویں گورو ہرکرشن جی ابھی آٹھ سال کے ہی تھے۔ کہ آپ کو دہلی میں
اپنے پران دینے پڑے۔ کہتے ہیں۔ شریر تیاگنے سے پہلے آپ نے لوگوں سے
کہا۔ جاؤ تمہارا نواں گورو سوڈھیوں کے گاؤں بکالہ میں موجود ہے۔
یہ سنکر بکالہ میں سوڈھیوں نے گھر گھر گوردوارے بنا لئے۔ اور سب
نے ظاہر کیا۔ کہ نواں گورو میں ہوں۔ سکھ بھگتوں کے پریم کا ناجائز فائدہ اٹھا
اسطرح تمام سوڈھ بنسیوں نے نویں گورو کے نام پر طرح طرح کے چڑھاوے
لینے شروع کئے۔ مگر اصلی گورو کا ابھی تک کچھ پتہ نہ تھا۔ گورو تیغ بہادر کی
پہلی زندگی کے حالات کا جہاں تک پتہ چلتا ہے۔ اُن سے پایا جاتا ہے۔ کہ
وہ بچپن سے ہی سادھو سبھاؤ۔ ایشور بھگت اور ہمدرد بنی نوع انسان مہاتما
پرش تھے۔ عام بچوں کی طرح وہ زیادہ شوخ اور اپنا وقت کھیل کود میں ضائع
کرنے والے نہیں تھے۔ وہ شروع سے ہی تن تنہا رہ کر ایشوری نیموں اور
قدرتی نظاروں کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ ان کی طبیعت دنیاوی لبھاونوں
اور ترغیبوں کیطرف نہ جھکتی تھی۔ ان کے لئے لذیذ کھانے اور عیش کے
سامان کوئی کشش نہ رکھتے تھے۔ وہ سادہ غذا اور معمولی لباس پہنکر ہی کمل

میں دوشالے کا مزہ لیتے تھے۔

گورو تیغ بہادر نے جس وقت ہوش سنبھالا۔ گھر کے کاروبار سے علیحدہ رہ کر اپنے طرز عمل سے یقین دلا دیا۔ کہ وہ ایسی معمولی آتما کا مالک نہیں۔ جو اُسے دنیاوی اُلجھنوں میں پھنس کر ہمیشہ کے لئے ایک قیدی کا جیون بتیت کرنے پر مجبور کرے۔ بلکہ انہوں نے محسوس کیا۔ کہ وہ ایک ایسی آتما کو اپنے اندر دھارن کرتے ہیں۔ جو سوائے "منش سیوا اور دوسروں کی بہتری کے لئے جینے کے لئے" انسانی زندگی کا کوئی اور مقصد ہی نہیں سمجھتے۔ گورو تیغ بہادر اپنے فرائض کو خوب اچھی طرح سمجھتے تھے۔ وہ خوب جانتے تھے۔ کہ جب تمام جاتی ہی دُکھی ہو۔ تو اُس کا ایک فرد کیسے سُکھی رہ سکتا ہے۔ انہوں نے اپنے اردگرد کے حالات کا خوب اچھی طرح مطالعہ کر لیا تھا۔ اور اپنا کرتویہ خوب سمجھ لیا تھا۔ لیکن وہ خاموش رہ کر اُس وقت کے منتظر تھے۔ جب انہیں اپنا فرض ادا کرنے کا موقعہ ملے۔

جس وقت سوڈھیوں نے نویں گورو کے نام پر شردھالو سکھوں کو لوٹنا شروع کیا۔ سچے اور اصلی گورو ایک علیحدہ مکان میں معہ اپنے خاندان کے خاموشی اور گمنامی کی زندگی گذار رہے تھے۔ آخرکار وہ وقت آگیا۔ جب گورو کے نام پر ٹھگے جانے والے سکھوں نے محسوس کیا۔ کہ بکالہ میں گورو کے نام سے دوکانداری ہونے لگی ہے۔ ان کے دل میں سوڈھی بنسیوں کی طرف سے نفرت پیدا ہونے لگی۔ کیونکہ ان تمام سوڈھی بنسیوں میں سے جو گورو کے نام کی دوکان کھولے بیٹھے تھے کسی میں ایسی روحانی کشش اور تیاگ کی فضیلت نہ تھی۔ جو کسی کو اپنی طرف کشش کرنے کے قابل ہوتی برخلاف اسکے انمیں ایسے نقص پائے جانے لگے تھے۔ جن سے اُنکا اعتبار اُٹھنے لگا۔ اور آہستہ آہستہ تمام سکھ برخلاف ہوگئے۔

گورو تیغ بہادر کی گدی نشینی

ایک روائیت ملتی ہے۔ جس سے اس امر پر روشنی پڑیگی۔ کہ کسطرح تذبذب کے بعد مظلوموں کو سچا رہنما۔ سچا لیڈر اور سچا گورو مل گیا۔ یہ روائیت اس طرح پر ہے۔ گورو کا پیارا پکا سکھ سچا خالصہ ایک شخص لکھن شاہ نامی کسی مصیبت میں گرفتار ہو گیا۔ اُس نے سچے دل سے گورو مہاراج سے پرارتھنا کی۔ کہ آپ میری اس مصیبت کے وقت سہائتا کریں۔ گورو جی کی کرپا سے اس کی مشکل آسان ہو گئی۔ اُس نے پندرہ سو اشرفی گورو کے خزانہ میں جمع کرنے کا عہد کیا۔ کچھ عرصہ گذرنے پر وہ پندرہ سو اشرفی لے کر سوڈھ بنسیوں کے گاؤں میں آیا۔ یہاں آ کر اُس نے عجیب نقشہ دیکھا۔ یہاں ہر سوڈھ بنسی گورو تھا۔ جسے پوچھو۔ وہی گورو کے خزانہ کا مالک وہی اشرفیاں لینے کیلئے تیار۔ یہ تماشہ دیکھ کر لکھن شاہ بہت حیران ہوا۔ اُس کے دل میں ان بناوٹی گوروؤں کے لئے بڑی اشردھا پیدا ہو گئی۔ آخر اُس نے فیصلہ کیا۔ کہ سچا گورو وہی ہوگا۔ جو خود بخود ان مہروں کی ٹھیک تعداد بتلاوے۔ جو چڑھاوے کے لئے وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔ اور جنہیں وہ گورو کے خزانہ میں جمع کرنے کا پختہ عہد کر چکا تھا۔ وہ ہر ایک سوڈھ بنس گوردوارے میں گیا۔ اور ہر ایک جعلی گورو کو ایک ایک اشرفی دی۔ سب نے اُسے اشیرباد اور دعائیں دیں۔ جس طرح بھکھاری بھکشا لے کر دیا کرتے ہیں۔ اُس نے ان سب کو زر کا غلام اور لکشمی کا پجاری سمجھ کر دل میں فیصلہ کیا۔ کہ یہ سب بناوٹی گورو زر کے بندے ہیں۔ آخر بہت ملتے ملتے

وہ ایک ٹوٹے پھوٹے مکان کی طرف روانہ ہوا - جہاں جا کر اس نے ایک سادہ پوش صابر درویش صفت نگر پُر جلال انسان کو ایک کمرہ میں چپ چاپ گمنامی کی حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا - وہ اس مکان کے اندر چلا گیا اور پرنام کرکے پانچ اشرفیاں پیش کیں سچے گورو نے کہا - پندرہ سو مُہریں کہاں ہے - جو تو نے گورو کے خزانہ میں دینے کا عہد کیا تھا -

گورو جی کی زبان سے ان الفاظ کا نکلنا تھا - کہ مکھن شاہ دیوانہ وار مکان کی چھت پر چڑھ گیا - اور زور سے پکارنے لگا - "سچے گورو کے درشن ہوگئے!! سچا گورو مل گیا" اس طرح سکھوں کی وہ جماعت جو سوڈھی بنسیوں کی کبھی ختم نہ ہونے والی گورپائی کے طوفان بدتمیزی سے تنگ آچکی تھی اور سکھ انہیں گورو نہیں بلکہ گورو کا نام لے کر غریبوں کا روپیہ ٹھگنے والے ٹھگ سمجھ کر ان سے سخت نفرت کرنے لگے تھے - اپنے سچے گورو تیغ بہادر کی شرن آئے - اور سب نے مل کر پرارتھنا کی - کہ مہاراج

گورو کی گدی خالی پڑی ہے - آٹھویں گورو ہرکشن جی کے ارشاد کے بموجب آپ اس کے مالک ہیں - اسے قبول کیجئے - کیونکہ اکال پُرکھ کی یہی آگیا ہے - گورو تیغ بہادر نے اپنے بھائیوں کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا - یہ واقعہ ۱۶۷۰ء کا ہے -

---

گورو تیغ بہادر امرتسر میں

اس کے بعد سکھوں کے مشورہ سے آپ نے امرتسر میں جا کر رہنے کا وچار کیا یہاں بھی زر کے بندوں نے سچے گورو کی مخالفت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ اور اپنی کوتاہ اندیشی کی سیاہ مثال قائم کی۔ آج ہندو ماتر ان کا نام لیتے ہوئے اُن پر لعنت بھیجے بغیر نہیں رہ سکتا۔ انہوں نے یہ خیال کر کے کہ مبادا گورو تیغ بہادر دربار صاحب پر قبضہ جما لے۔ مندر کے تمام دروازے بند کر دئے اور خود چھپ گئے۔ گورو جی ان کی اس حرکت سے بہت ناراض ہوئے۔ اور انہوں نے وہاں رہنا سویکار نہ کیا۔

آپ وہاں سے مشرق کی طرف ایک گاؤں میں چلے گئے۔ جہاں اب تک گورو تیغ بہادر کی یادگار میں ایک بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ جسے "کوٹھے صاحب کا میلہ" کہتے ہیں۔

پستک بھنڈار لاہور کی چند قابل قدر کتابیں

دنیا کے نو مہاپرش مصنفہ لالہ دیو بخش جی ایم اے پروفیسر ڈی اے وی کالج جسمیں سقراط ایکٹٹس۔ فرنکلن۔ گارفیلڈ۔ رامچندر جی بدھشٹر۔ بدھ۔ گرو گوبند سنگھ سوامی دیانند کے حالات زندگی درج ہیں قیمت ۵/

بھارت اور جاپان۔ آج تک جاپان اتہاس پر جسقدر اردو کتابیں لکھی گئی ہیں یہ سب سے نرالی و مفید کتاب ہے۔ قیمت ۱۲/

بھگوان بدھ کا سنیاس ۱۰/

جیون چرتر ایشور چندر ودیا ساگر ۱۰/

ملنے کا پتہ۔ پستک بھنڈار لاہور

گورُو تیغ بہادر کرتارپور میں

یہاں سے پھر آپ اپنے تمام کُنبے کے ساتھ کرتارپور میں چلے گئے۔ اور وہاں مستقل رہائش اختیار کی۔ آپ ہمیشہ اپنے مشن کو سامنے رکھتے تھے۔ کوئی وقت بھی ایسا نہ تھا۔ جب انہیں اپنے دھرم اور فرض کا خیال بھولا ہو۔ وہ امرتسری پجاریوں اور سوڈھ بنسیوں جیسے انسانوں سے جو گورو کے نام پر غریبوں کا روپیہ لوٹ کر اپنا گھر بھرنے کے سوائے اور کچھ کرنا ہی نہ جانتے ہوں۔ سخت نفرت کرتے تھے۔ اُن کے خیال میں اس سے زیادہ کوئی نیچتا اور پاپ نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ کوئی شخص گورو کے نام سے لوگوں کا روپیہ ٹھگ کر اپنی پیٹ پوجا کرے۔ آپ نے جب یہاں ڈیرہ لگایا۔ تو دور دراز مقامات سے شردھالو سکھ آپ کے پاس آنے لگے۔ تقدیس و اظہار عقیدت کے خیال سے وہ لوگ اچھی اچھی چیزیں بطور چڑھاوا یا نذرانہ لاتے تھے۔ یہ دیکھ کر گوروجی نے جھٹ وہاں ایک بھنڈارہ قائم کر دیا۔ اور حکم دیا۔ کہ گورو کا لنگر سب کے لئے یکساں کُھلا ہے۔ جو آوے وہاں سے بھوجن کرے۔

گوروجی کا دھرم بھاو اور بے غرضانہ طرز عمل اپنے اندر زبردست کشش رکھتا تھا۔ جس سے ہر ایک انسان ان کی طرف کھنچا چلا آتا تھا۔ مگر ہر زمانہ اور ہر قوم میں غداروں کی ایک ایسی جماعت پائی گئی ہے۔ جو صرف ذاتی اغراض اور چند روزہ دُنیاوی آسائش کے خیال سے اپنے فرض اور دھرم کی پروا نہ کرتے ہوئے ہر ایک پروپکاری پرش

کے راستہ میں روکاوٹیں پیدا کرتی رہتی ہے۔ یہاں بھی گوروجی کو ایسے
خود غرض اور کمینہ لوگوں سے واسطہ پڑا۔ کرتارپور کے سوڈھ بنسی بھی
گوروجی کی بڑھتی ہوئی ہر دلعزیزی اور دائرہ اثر کو دیکھ کر تو کھلا رہے
تھے۔ ان کو اس بات کا غم کھائے جاتا تھا۔ کہ کہیں گورو تیغ بہادر کا اثر
ان کی روٹیاں نہ چھین لے۔ اور ایسا نہ ہو۔ کہ ان کے عیش میں خلل آئے۔
اور تیغ بہادر کی خاراشگاف تیغ سے ڈر کر لکشمی دیوی سوڈھ
بنسیوں سے ناراض ہو جائے۔ انہوں نے ہر طرح سے گوروجی کے برخلاف
اتہام لگائے اور انہیں بدنام کرنے کی کوشش کی۔ مگر واہ گورو کی پوتر آتما
کیا مجال جو تیرے دل میں بھی ایک لمحہ کے لئے کوئی خیال انتقام پیدا ہوا
ہو۔ کیا مجال جو تو نے ذرا بھر بھی گھبراہٹ ظاہر کی ہو۔ گورو تیغ بہادر
اپنی آتمک اور شاریرک شکتیوں کا فضول استعمال کرنے والوں میں سے
نہ تھے۔ وہ خوب جانتے تھے۔ کہ ان کی ان شکتیوں کا جائز اور درست
استعمال کیا ہے۔ انہوں نے ان لوگوں کی مخالفت کو نظر انداز کرنا ہی مناسب
سمجھا۔ اور اس فضول و تباہی خیز ہندو جاتی کی مصیبت کو بڑھانیوالی
حرکات کو نفرت سے دیکھ کر آپ نے اس جگہ کو بھی چھوڑ دینا درست خیال کیا۔
چنانچہ آپ نے کرتارپور کو بھی الوداع کہی۔

گورو تیغ بہادر جی آنند پور میں

گوروجی نے یہ جان کر کہ ان مورکھ لوگوں نے اسی طرح باہمی نفاق کی ہولناک آگ سے اپنے آپ کو آگے تباہ کر رکھا ہے۔ اور ان کے کرتار پور میں رہنے سے یہ آگ اور شعلہ زن ہوگی۔ اپنے آرام و آسائش کی مطلق پرواہ نہ کرتے ہوئے ستلج کے کنارہ پر تھوڑی سی زمین حاصل کرکے وہاں ایک گاؤں آباد کیا۔ جس کا نام آنندپور رکھا۔ یہاں آپ کچھ عرصہ رہ کر بہت کچھ اپنے دیش بھائیوں کی اوستھا اور ہندو دھرم کی زوال پذیر حالت پر سوچتے رہے۔ اس کے بعد آپ نے دیش بھرمن کا ارادہ کرکے ایک لمبا سفر اختیار کیا۔ آپ نے اس دفعہ شمالی ہندوستان اور بنگال تک دورہ کیا اور بڑے بڑے مشہور مقامات کی یاترا کی۔

اثنائے سفر میں کئی لوگوں نے آپ کے درشن کرکے آپ سے سچا دھرم اُپدیش سُنا۔ اور کتنے ہی آپ کے شش بن گئے۔ آپ مالوہ سے ہوتے ہوئے واپسی کے وقت متھرا اور آگرہ میں گئے۔ جہاں آپ کی یادگار اب تک قائم ہے۔ اس کے بعد آپ بنارس۔ پریاگ۔ گیا اور پٹنہ بھی تشریف لے گئے۔ بنارس میں ایک سکھ مندر اب تک آپ کی یادگار میں قائم ہے۔

گورو تیغ بہادر کی والئے جیپور سے ملاقات

اسوقت ریاست جے پور میں راجہ رام سنگھ حکمران تھا اُسنے جبوقت گوروجی کے روحانی کمال کا شہرہ سنا سوجان سے گوروجی کے چرنوں پر فدا ہوگیا جونہی اس نے گوروجی کا معنی خیز اور موثر اُپدیش سُنا۔ اُس نے اپنے آپ کو گوروجی کے قدموں پر گرا دیا۔ اور ان کا شِشش بن گیا۔ حُسن اتفاق سے راجہ رام سنگھ اس وقت آسام میں ایک مہم پر بادشاہ اورنگزیب کی طرف سے جنگ کے لئے جا رہا تھا۔ اُس نے بڑی نمرتا اور ادب سے گورو تیغ بہادر جی کی سیوا میں عرض کی کہ وہ بھی اس جنگ میں اُس کے ساتھ رہ کر اُسے اپنے فیض روحانی سے فیضیاب کریں۔ گوروجی نے اس کی اس درخواست کو قبول کرلیا۔ جب آپ ڈھاکہ پہنچے۔ تو اسوقت راجہ رانا سنگھ گورنر آسام نے یہ سُنکر کہ راجہ رام سنگھ کے ساتھ ایک مہان گورو تیغ بہادر نامی آتے ہیں۔ اُن کے درشنوں کی خواہش ظاہر کی۔ رام سنگھ تو اپنے مخالف کی اس ملاقات کو پسند نہ کرتا تھا۔ مگر گوروجی کی آگیا سے یہ ملاقات منظور ہوگئی اور اسطرح ایک دور اندیش بزرگ کی مدبرانہ طبیعت نے دونو مخالفوں کو باہم شیر و شکر کر دیا۔ جن میں سے اول الذکر اورنگزیب جیسے ظالم بادشاہ کی طرف سے آسام فتح کرنے کے خیال سے وہاں گیا تھا۔ اسکے بعد گوروجی نے واپسی کا ارادہ ظاہر کیا۔ اور وہاں سے روانہ ہوکر پٹنہ پہنچے۔ جہاں آپ سارے کُٹنب کو چھوڑ گئے تھے۔

گورو گوبند سنگھ جی کا جنم

جب آپ پٹنہ پہنچے۔ تو آپ کو سب سے پہلے جو مژدہ جانفزا سنایا گیا وہ اُن کے سپتر گورو گوبند سنگھ جی کی پیدائش تھی۔ گورو جی کو یقین کامل تھا کہ اُن کے ہاں ایک مہان آتما پرویش کرنے والی ہے جسکے ہاتھوں دُکھی جاتی کا بہت کچھ کلیان ہوگا۔ اس لیے آپ نے گورو گوبند سنگھ جی کو بچپن سے ہی سچے دھرم کا ایسا پرجوش اُپدیش کیا اور اُن کو کرم کشیتر میں دھرم ویروں کی طرح جان دینے کا ایسا سبق پڑھایا۔ جس پر گورو گوبند سنگھ جی نے حرف بحرف عمل کر کے اہل عالم کو بتلا دیا۔ کہ ایسے گئے گذرے سمے میں بھی بھارت کی پوتر بھومی میں ایسی ایسی مہان آتما جنم لے سکتی ہیں۔ جن کی دیش بھگتی جن کی منش سیوا جن کا پروپکار جنکی بہادری اور جنکی ایثار نفسی کے سامنے کسی دیش اور کسی جاتی کے کسی بڑے سے بڑے ہیرو کی مثال بھی پیش نہیں کیجا سکتی۔ گورو گوبند سنگھ جی کی زندگی کے کارناموں کو ہم علیحدہ اُن کی زندگی کے حالات میں لکھینگے۔ یہاں صرف یہ دکھلانا مقصود تھا۔ کہ گورو تیغ بہادر جی اپنے نیک انجام سے اچھی طرح واقف تھے۔ اس لئے وہ اپنی جان سے عزیز بچے کو دُکھی دیش پر نثار کرنے کے لئے بھی اُسی طرح تیار کرنا چاہتے تھے۔ جس طرح وہ خود سچے دھرم کے لئے مثال بن کر شہید ہونے کو تیار تھے۔ آخر وہ وقت بھی قریب آپہنچا۔

گورو تیغ بہادر کے دربار میں کشمیری پنڈتوں کی فریاد

گوروجی آنندپور میں رہتے ہوئے اپنے دیش باسیوں کی بُری حالت پر وچار کرتے رہتے تھے۔ جب ان کو خبر پہنچتی۔ کہ آج فلاں جگہ اتنے ہندو تلوار کی گھاٹ اتارے گئے۔ صرف اس قصور پر کہ وہ ہندو تھے۔ تو غصے سے اُن کی آنکھیں لال ہو جاتیں۔ جب انہیں کوئی سِکھ آکر بتلاتا۔ کہ مہاراج آج فلاں صوبہ نے بزور شمشیر اتنے ہندوؤں کو مسلمان بنایا تو وہ بے تاب ہو جاتے۔ غرضیکہ اُن کا کوئی لمحہ بھی ایسا نہ ہوتا تھا۔ جس وقت اُن کے سامنے اورنگزیبی ظلم سے بچنے اور اپنے دیش بھائیوں کے جان و مال کو محفوظ کرنے کا مستقل خیال نہ رہتا ہو۔

ایک دن آپ دربار لگا کر اسی سوچ میں بیٹھے تھے۔ کہ ایک سکھ نے آکر خبر دی "مہاراج اندھیر ہو رہا ہے۔ یہاں تو خیر تھی۔ اورنگزیبی طوفان کشمیر جیسی دھرم پوری میں بھی جا پہنچا ہے۔ یہاں کشمیر سے چند پنڈت فریاد لائے ہیں۔ کہ اورنگ زیب نے صوبہ کشمیر کے نام ایک شاہی فرمان بھیجا ہے۔ کہ سارے کشمیر کے ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنا کر فوراً ہمارے پاس رپورٹ بھیجو۔ ورنہ تمہاری جان کی خیر نہیں۔ اگر کوئی مسلمان ہونا قبول نہ کرے۔ تو اس کا سر کاٹ لو۔ مہاراج اندھیر ہو گیا۔ کیا بھارت بھومی جوانمردوں سے خالی ہو گئی۔ کیا آریہ سنتان کی رگوں میں خون سرد ہو گیا۔ کیا ہماری حالت ایسی ہی رہے گی۔ کیا اس ظلم سے موت ہی ہم کو نجات دلائے گی۔ کیا سچ مچ ہندو دھرم ایسا بیہودہ اور فضول

دھرم ہے ۔ کہ اس کی اکال پورکھ کے دربار میں شنوائی نہیں ۔ کیا پرماتما ہم سے ناراض ہو گئے ہیں ۔ کیا اتنا اندھیر ہو گیا ۔ کہ ہم صرف ہندو ہونے کے جرم میں مارے جانے لگے ۔ کیا سچ مچ مسلمانوں کا خدا ہے ۔ ہمارا نہیں ۔ کیا ہندوؤں کا خدا سو گیا ہے ۔ کہ ہماری چیخ پکار نہیں سنتا ۔ مہاراج رحم کیجیئے ۔ مظلوم کشمیری پنڈتوں کو حاضر ہو کر عرض حال کرنے کی اجازت دیجیئے ۔ اُن کی داستان بڑی رقت خیز ہے ۔ میں تو اُن جگر سوز حالات کے سُننے کی تاب نہیں رکھتا ۔ اسی لئے حضور کی خدمت میں دوڑا آیا ہوں ۔ کہ وہ مجھے سنانے کی بجائے اپنا دکھ بھرا ماجرا آپ کی سیوا میں ہی پیش کریں ۔

گورو تیغ بہادر جی نے بڑی بے تابی سے کشمیری پنڈتوں کو لانے کا حکم دیا ۔ تھوڑی دیر میں مظلوم پنڈت حاضر ہوئے ۔ اور پرنام کرکے باادب کھڑے ہو گئے ۔ گورو جی نے جونہی اپنے مظلوم بھائیوں کی ایسی حالت دیکھی ۔ ضبط نہ کر سکے اور بولے :-

بھارت کی دُکھی سنتان ! میرے معصوم دیش بھائیو ! میں آپ لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر نہائت دُکھی ہوا ہوں ۔ مجھے آپ لوگوں کے متعلق بہت کچھ میرے ایک پریمی سکھ نے سنا دیا ہے ۔ لیکن میں مفصل طور پر تمہاری رام کہانی تمہاری اپنی زبانی سننا چاہتا ہوں ۔ دیر نہ کرو اور کہو ۔ کہ وادئ کشمیر میں اورنگ زیب کے گناہوں کی کشتی ابھی بھری ہے کہ نہیں ؟"

کشمیری پنڈتوں نے چلا کر کہا "ہندو دھرم کی ڈوبتی کشتی کے ناخدا اورنگزیب کے گناہوں کی کشتی بھرنا تو کیا ۔ اسکے سیاہ اعمالنامہ سے اچھل رہی ہے ۔ مگر وہ ڈوبتی نظر نہیں آتی ۔ کیونکہ اس کے تشدد و ظلم کی

آگ سے کشمیر کے دریا اور جھیلیں بھی خشک ہو گئی ہیں۔ جب تک کوئی
دھرم ویر اپنے دھرم کے تیج سے اس کو اپنے کندھوں کے بل سے
اُلٹ نہ دے۔ اسکا ڈوبنا محال ہے۔ مہاراج وہاں ظلم کی حد ہو گئی
ہے۔ مانو پرتھوی سے دھرم کا راج ہی اُٹھ گیا۔ سارے بھارت
ورش میں ستانے اور دُکھ دینے والے کے سوائے کوئی نظر ہی نہیں
آتا۔ کشمیر میں بھی اورنگ زیبی ظلم کا جھنڈا لہرانے لگا ہے۔ ابھی
بہت تھوڑے دنوں کا ذکر ہے۔ کہ صوبہ کشمیر کے نام اورنگزیب نے شاہی
فرمان بھیجا۔ جسمیں صاف حکم دیا گیا ہے۔ کہ تمام کشمیر کی ہندو آبادی کو
بزور شمشیر مسلمان بنایا جاوے۔ صوبہ نے ہم کو جو قوم میں تھوڑا
بہت رسوخ رکھتے تھے۔ بلاکر یہ جگر خراش حکم سنایا۔ ہمارے کئی
بھائیوں نے تو فوراً اسلامی شمشیر کے سامنے اپنے سر جھکا دیا۔ مگر
ہم بعض کئی ساتھیوں نے یہ سمجھ کر کہ دھرم جیسی چیز بار بار ہاتھ نہیں آتی۔
اس حکم کی پرواہ نہیں کی۔ کیونکہ جو حکم اخلاق اور دھرم کے وِرودھ
ہو اس کی تعمیل کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ ہمارے بزرگوں میں سینکڑوں
نے دھرم اور فرض کے سامنے اپنی جانوں کی حقیقت کو کچھ نہیں جانا
موت ایک لازمی چیز ہے۔ دنیا میں جو پیدا ہوا۔ اُسے ایک روز مرنا
ہے۔ پھر ذلت کی موت مرنے سے کیا فائدہ۔ یہی سوچ کر ہم آپ کی سیوا
میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہم اسمرتھ ہیں۔ اور مہاراج آپ سب کچھ کر سکتے
ہیں۔ اسوقت آپ کے بغیر دین ہندو جاتی کا کوئی سہائک نہیں ہے۔
آپ نے ہندو جاتی کے کلیان کے لئے ہی جنم لیا ہے۔ ہمکو کشمیر کے ایک
بہت بوڑھے مہاتما نے حکم دیا ہے۔ کہ ہم آپ کے دربار میں اپنی فریاد

بنتی کریں۔ کیونکہ آپ ہی پرتھوی کے بوجھ کو ہلکا کریں گے مظلوموں
کی رکھشا کرنا اور ظالموں کو ڈنڈ دینا آپ ہی کا کام ہے۔ مہاراج اگر
تھوڑی دیر اور ایسی حالت رہی۔ تو یقین جانئے۔ دھرموں میں سریشٹ
اور سب سے قدیم ہندو دھرم جو لکھوکھا سال سے باوجود ہزارہا
انقلابات کے بھی اب تک زندہ رہا ہے۔ اور جسکی نسبت یہ دعوے
سے کہا جایا کرتا تھا۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت بھی ہندو قوم کو نیست و نابود
نہیں کرسکتی۔ کیونکہ یہ قوم بڑی لچکدار ہے۔ ہزار بار دباؤ۔ لچک جائیگی
مگر ٹوٹے گی نہیں۔ ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اب یہ تمام دعوے
دھرے رہ جائیں گے۔ اگر آپ سے کسی ویر نے اس اناتھ جاتی
کی سہائیتا نہ کی۔ تو اس کا نام ونشان ہی صفحہ ہستی سے مٹ جائیگا۔
مہاراج! کشمیر کے ننھے بچے۔ بوڑھی ماتائیں اور ابلا استریاں چیخ چیخ
کر آپ کی سہائیتا کے لئے پکار رہی ہے۔ کیا آپ اپنے سامنے کروڑوں
مظلوم بھائیوں کی عزت۔ دولت اور امن کو لٹتے دیکھ کر آنندپور
میں بیٹھے آنند کرسکتے ہیں۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ آپ سا دھرم ویر!
آپ سا فرض شناس بھارت کا سپوت۔ آپ سا دھرم کی رکھشا
کرنے والا۔ بے خوف رہنما۔ ایسے وقت میں اپنے کرتویہ کو کبھی
نہیں بھول سکتا۔ جس جاتی ماتا کی پوتر گود سے ارجن۔ بھیم۔ اور
پرتاپ جیسے جوانمرد پرورش پاکر اپنا اپنا کرتویہ نہایت شاندار طریقہ سے
سرانجام دے کر اہل عالم کے سامنے ایسی قابل فخر مثالیں پیش کر چکے
ہوں۔ کہ جنکی نظیر سوائے بھارت ورش کے تاریخ دنیا کے سارے
اتہاس میں کہیں ڈھونڈے سے بھی نہیں مل سکتی۔ کیا وہ گود جوانمردوں

اور دھرم ویروں سے خالی ہو گئی۔ کیا جننی ماتا کی چھاتیوں سے دودھ پینے والے بھارت سپوت آج اسقدر کائر اور بزدل ہو گئے۔ کہ ماتا کے دودھ کی لاج بھی نہیں رکھ سکتے۔ آہ! اگر ایسا ہے۔ تو بے شک ہمیں کشمیر میں جا کر کتوں کی موت مرنے کے بجائے یہاں ہی زہر کھا کر مرجانا چاہیئے"۔

تمام سکھوں کے دل پر جو وہاں موجود تھے۔ کشمیری پنڈتوں کی اس جوش انگیز تقریر نے بڑا اثر پیدا کیا وہ غصے اور جوش کو سنبھال نہ سکے۔ اور اچھل پڑے۔ مہاراج ہمیں آگیا ہو۔ تو ہم ابھی "اورنگ" کا سر کاٹ لائیں"۔

مگر گمبھیر آتما گورو تیغ بہادر چپ چاپ بیٹھے رہے۔ ان کی کسی حرکت سے کسی قسم کا جوش یا غصہ ظاہر نہ ہوا۔ نہ ہی اس تقریر نے ان پر کوئی خاص اثر پیدا کیا۔ وہ جسقدر پہلے جاتی ماتا کے دکھ سے دکھی تھے۔ اسیقدر اب بھی تھے۔ جتنا انہیں اپنا فرض اور کرتویہ پہلے یاد تھا اس میں اس تقریر نے کوئی نمایاں اضافہ نہ کیا۔ ہاں ان کے خیالات میں ایک تبدیلی ہوئی یعنی وہ اس سے پہلے اپنے کرتویہ اور فرض کے متعلق ہی سوچا کرتے تھے اب یہ بھی سوچنے لگے۔ کہ آخر یہ جو بھیڑ بکریوں کیطرح چیخنے اور رونے کے سوائے کچھ نہیں جانتے۔ ایک معمولی سی ٹھوکر لگی۔ اور لڑکھڑا کر بیر پنچال سے نیچے آرہے۔ ان کا بھی تو کچھ فرض ہونا چاہیئے پرماتما نے ہر ایک ذی روح حتیٰ کہ چیونٹی تک میں سیلف ڈیفنس اور سیلف ہیلپ کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ پھر یہ انسان نما بھیڑیں نام کے پنڈت کیوں گائے بکری کی طرح گڑگڑا رہے ہیں اور اپنے بچاؤ

کے لئے ذرا سی حرکت بھی نہیں کرتے۔ گورو جی نے نہائت افسوس
مگر تسلی آمیز لہجہ میں پنڈتوں کو مخاطب کر کے کہا:۔

میرے مظلوم بھائیو! مجھے آپ کی اس رقت خیز تقریر کو سُنکر
قدرتاً بہت دُکھ ہُوا ہے۔ اور میں بدل و جان آپ لوگوں کی سہائتا
کیلیئے تیار ہوں۔ مجھ سے جو بنے گا۔ اس میں کوتاہی نہ ہوگی۔ قوم
کے ہر ایک فرد کا فرض ہے۔ کہ اپنے دکھی بھائیوں کی سہائتا کرے۔
مگر خیال کیجیئے۔ ہم آپ لوگوں سے کم دکھی نہیں ہیں۔ کشمیر میں تو ابھی
اورنگ زیبی ظلم کی ابتدا ہے۔ یہاں انتہا ہو چکی ہے۔ سنو سنو اور
میری بات غور سے سنو۔ جو جاتی یا جاتی کا کوئی فرد اپنے اوپر بھروسہ
نہ رکھتے ہوئے اپنے کرتویہ کو بھول کر دوسروں کی سہائتا اور مدد
کے خیال سے ہی جینا چاہتا ہے۔ .. .. اُس
قوم کا جنازہ آج بھی اُٹھا اور کل بھی۔ خود اعتمادی اور اپنی مدد آپ
کرنے کا خیال ہی قوموں کو اکٹھا کیا کرتا ہے۔ آخر تم جو دوسروں کو ان
کے بزرگوں کی دلاوری کے نام پر اُن کے پیشروؤں کی بیرتا کی یاد دلا
کر اکسارتے ہو۔ تمہاری رگوں میں بھی تو انہی بزرگوں کا خون جوش زن
ہے۔ تم بھی تو اُسی بھارت جننی کی پاک مٹی سے بنے ہوئے ہو جس نے
رام۔ کرشن۔ ارجن اور بھیم جیسے دھرم ویر پیدا کئے۔ پھر اورنگزیبی گرگوں
کے سامنے تم نے کیوں چوڑیاں پہن لیں۔ آخر تمہارے بھی دو ہاتھ
ہیں۔ تم بھی کچھ غیرت رکھتے ہو۔ بتلاؤ تم ان دکھیوں معصوم بچوں۔
اور بوڑھی ماتاؤں کو جن کے نام پر یہاں اپیل کرنے آئے ہو کس کے
بھروسے اور کس کی اماں میں چھوڑ آئے ہو۔ ان کا محافظ کون

کون ہے؟ . . . .

پنڈت۔ (ہاتھ جوڑ کر، "مہاراج ایشور کے حوالے"

گوروجی نے جواب دیا۔ میرے گمراہ بھائیو! ایشور کبھی اُن کی
مدد نہیں کرتے۔ جو اپنی مدد آپ کرنا نہیں جانتے۔ دیکھو ہندو جاتی
پر جو ایشور کی طرف سے اورنگزیب کی کلہاڑا برس رہا ہے۔ اس کا
کوئی کارن ہے۔ ہم گاجر مولی کی طرح کٹے جا رہے ہیں۔ اور
کوئی ہمارا پُرسان حال نہیں۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ یہ سب بے سبب
ہے؟ نہیں کوئی بات بے سبب نہیں ہوتی۔ ہمارے بزرگ بہادر
اور ہم کائر۔ جن کے ہم نام لیوا ہیں۔ وہ بھارت ماتا کے سپوت
کہلائے۔ اور ہم کپوتوں سے بھی بدتر۔ اس کی بھی کوئی وجہ ہونی
چاہیئے۔ ہاں ہے۔ اور ضرور ہے۔ سنو۔ ہمارے بزرگ فطرتاً بہادر
تھے۔ اور ہم طبعاً کائر ہیں۔ ہمارے بزرگوں میں باہمی پریم۔ اور
ہمدردی کا گہرا جذبہ کام کرتا تھا۔ اور ہم خود غرضی کے پتلے ہیں۔ ہمارے
بزرگوں میں دھرم اور ڈیوٹی کا لفظ بجلی کا اثر پیدا کرتا تھا۔ ہمیں فرض
اور دھرم کا نام آتے ہی سانپ سونگھ جاتا ہے۔ وہ

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کروبیان

کے مصداق منش سیوا اور جاتی ہت کے لئے پیدا ہوئے تھے لیکن
ہماری لغت میں یہ الفاظ ہی نہیں ملتے۔ مظلوموں کی مدد کرنا۔ اور
ظالموں کو ڈنڈ دینا ہی سچا کشاتر دھرم ہے۔ اُن کا آدرش تھا۔ مگر
ظالموں سے ڈرنا اور کمزوروں کو دبا لینا ہماری زندگی کا معیار ہے پھر

اگر ہماری یہ گت نہ بنے۔ تو کیا ہو۔ سنو اگر اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت
چاہتے ہو۔ تو پہلے جاتی کے بچوں کو اپنا بچہ سمجھو۔ ساری قوم کے دُکھ کو اپنا
دُکھ جانو۔ خود غرضی اور نفاق کی مکروہ روش کو تیاگ کر جاتی ہت اور
منش سیوا کے اعلےٰ بھاوؤں کو اپنے اندر جذب کرو۔ پہلے اتفاق کی
مضبوط آہنی زنجیروں میں سے سب کو آپس میں جکڑ دو۔ پھر دیکھیں
حاکمِ کشمیر کس طرح کشمیری بھیڑوں کو ایک دم نگل جاتا یا سب کو مسلمان
بنا لیتا ہے۔ یہی بھیڑیں اگر مل کر چلائیں گی۔ تو ان کی کمزور آواز شیر
کی بھبک اور ہاتھی کی چنگھاڑ سے زیادہ زور دار ہوگی۔ یقین جانو
کمبخت پھوٹ کے ہاتھوں ہمارے کرم پھوٹ گئے۔ اگر آج ہم میں
اپنے دُکھی بھائیوں کی ہمدردی کا خیال عملی طور پر جوش زن ہو۔ اور
ہم سب اپنے اپنے فرائض کو سمجھنے لگیں۔ تو سب کلیش ایکدم دُور
ہو جاتے ہیں۔ ہاں ایک بات میں آپ لوگوں کو اور نقش کرانا چاہتا
ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سداچاری لوگ ہی دھرم کشیتر میں سچے
کرم یوگی ثابت ہو سکتے ہیں۔ وبھچاری پرش کبھی شور بیر نہیں بن سکتے
جہاں کچھ کا پنڈت جیسے شاستر کار ہوں۔ وہاں کسی اُنتی کی کیسے اُمید
کی جا سکتی ہے۔ اچھا میرے دُکھی بندھو جاؤ۔

میرے معصوم بچوں۔ میری بزرگ ماتاؤں اور میری پیاری بہنوں
کو جن کی طرف سے تم میرے پاس فریاد لائے ہو۔ جا کر نمسکار پورک
کہنا۔ میں اُن کا سیوک ہوں۔ اُن کا دکھ میرا دکھ ہے۔ میں اُن کیلئے
نہیں۔ بلکہ اپنے لئے۔ اپنے لئے نہیں۔ تمام جاتی کے لئے۔ جاتی کیلئے
نہیں۔ بلکہ اپنے فرض اور کرتویہ پالن کے خیال سے اپنے فرض کی ادائیگی

میں اپنے پرانوں تک کی پرواہ نہ کرونگا۔
اتنا کہہ کر گوروجی نے نہایت تسلی و تشفی دے کر بڑے آدر و سنمان کے ساتھ پنڈتوں کو آرام کرنے کے لئے رخصت کیا۔ اور اپنے تمام پریمی سکھوں کو بھی آگیا دی۔ اور اپنے ایک نہایت پریمی سکھ منشی رام جی کو خاص طور پر سمجھا دیا۔ کہ وہ اپنے بھائیوں کی اچھی طرح سیوا کریں۔

پستک بھنڈار لاہور کی قابل دید کتابیں

ہندو عظمت کا آخری نظارہ
اس کتاب میں ان تمام باتوں کو واضح کیا گیا ہے جنکے باعث ہندوؤں کی عظمت ملیا میٹ ہوئی۔ آخری ہندو شہنشاہ پرتھی راج سنجوگتا اور دھرم ویر دلیش بھگت رانا سنگر کی سچی راجپوتی سپرٹ کا ہو بہو فوٹو لیا گیا ہے ہندو تواریخ کے طالبعلم کیلئے اسکا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ قیمت ۳/

اُستاد شاعری۔ یعنی تسہیل العروض
اس کتاب میں کہنہ مشق مشہور ناظم منشی کرپال کشن صاحب مرحوم نے نظم بنانیکے تمام طریقے اور اصول بیان کئے گئے ہیں نوجوان شاعروں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت صرف ۳/

لڑکا یا لڑکی۔ ہر ایک تعلیمیافتہ گرہستی کیلئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ کرے۔ اسمیں مشرق اور مغرب کے تمام علماء و حکماء و فلاسفروں کے تجربات بتلائے گئے ہیں جن پر عمل کرنے سے انسان حسب خواہش لڑکا یا لڑکی اور خوبصورت باوصف اولاد پیدا کرسکتا ہے۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۳/

ہندو قوم مررہی ہے۔ بنگال کے پرسدھ ڈاکٹر یو۔ این مکرجی کی مشہور کتاب "اے ڈائینگ ریس" کا ترجمہ جسمیں اعداد و شمار کی بنا پر بہت ہی قابل غور سلوشن کیا ہے ۲/

دھرم ویر حقیقت۔ قیمت ۱/

جیون چرتر سوامی وویکانندجی ۸/

گورو تیغ بہادر کا گورو گوبند سنگھ جی کو اپدیش

اس کارروائی کے بعد ساری رات گورو جی اپنے آئندہ پروگرام کے متعلق سوچتے رہے۔ اور دن کو بھی یہی خیال اُن کے سامنے رہا۔ وہ عملی طور پر چاہتے تھے۔ کہ جسطرح بنے۔ اپنے دکھی بھائیوں کی تکالیف کا خاتمہ کرائیں۔ مگر کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا۔ کہ کیا کریں۔ نوجوان گوبند اپنے پتا کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو اچھی طرح دیکھتا رہا۔ آخر اُس نے پوچھا "پتا جی آج آپ اُداس کیوں ہیں"؟ جواب ملا "بیٹا خوش تو میں پہلے بھی کبھی نہیں ہوا۔ اورنگ زیب نے ملک میں اودھم مچا رکھا ہے۔ ہندوؤں پر ہر طرح طرح کی سختیاں روا رکھی جاتی ہیں اس نے ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنانا شروع کر دیا ہے۔ انکار پر تلوار کا ایک ہاتھ غریب ہندوؤں کا سر تن سے جدا کر دیتا ہے۔ ہندوؤں کو محض ہندو ہونے کی وجہ سے ستایا جا رہا ہے۔ ان کا صرف اتنا قصور ہے۔ کہ وہ مسلمان گھر میں پیدا کیوں نہیں ہوئے۔ ہندوؤں پر جزیے لگائے گئے ہیں۔ ہندوؤں کے منوں یگیوپویت زبردستی اتارے جاتے ہیں۔ ہندوؤں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا جاتا ہے۔ گھور اتیاچار ہو رہا ہے۔ اور ہمارا کوئی پرسان حال نہیں یہی خیال ہے۔ جو میرے دل میں بار بار آکر مجھے بیتاب کئے دیتا ہے۔ میری زیادہ بے تابی کے بڑھ جانے کا یہ سبب ہے۔ کہ کل سے یہاں کئی کشمیری پنڈت آئے ہوئے ہیں۔ اُن پر کشمیر میں طرح طرح کی سختیاں ہو

رہی ہیں۔ اور وہ ہماری امداد کے خواہاں ہیں۔
گورو گوبند سنگھ کے دل پر یہ حالات سُنکر بڑا صدمہ ہوا۔ اور عالم بیتابی میں آپ نے کہا۔
راجہ کو تو دھرم کا اوتار کہتے ہیں۔ یہ اچھا راجہ ہے۔ کہ دھرم کی جڑیں کاٹ رہا ہے۔ پتاجی کوئی تدبیر ایسی نہیں۔ کہ ان مظالم کا خاتمہ ہو۔
گورو جی نے فوراً جواب دیا۔ بیٹا جب تک کوئی مہاتما اپنے آپ کو قربان نہ کرے گا۔ یہ ظلم دُور نہ ہوگا۔
گورو گوبند سنگھ جی نے بلا سوچے فوراً آوازہ بلند کہا۔
پتاجی آپ سے بڑھ کر مہاتما کون ہے آپ کو ہی سب سے پہلے دھرم پر سیس دینا چاہیئے۔ ایسے پوتر کام میں دیر کرنا غلطی ہے۔ جاتی ماتا کے دُکھوں کی نجات کے لئے ایک سر تو کیا ایسے لاکھ سر بھی ہوں تو نثار کر دو
گورو تیغ بہادر جی اپنے ننھے سے بچے کی پیاری پیاری زبان سے ایسے حوصلہ افزا الفاظ سنکر بڑے پرسن ہوئے۔ اور ان کو پورا یقین ہو گیا۔ کہ ان کی قربانی بے ارتھ نہ جائے گی۔ ان کا بیٹا سچا دھرم ویر ثابت ہو گا۔ اور ان کے بعد اپنے کرتویہ کو اچھی طرح سے پورا کریگا۔
گورو جی نے اپنے پیارے بچے کو کھینچ کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور بڑے پیار سے کہا۔
میرے گوبند! میں اس کام کے لئے سوا ہا ہونا اپنا دھرم سمجھتا ہوں۔ اس سے پہلے مجھے اگر کوئی دکھ تھا۔ تو یہ کہ مجھے بھارت بھومی میں کوئی ایسا دھرم ویر نظر نہ آتا تھا۔ جو میرے بعد اپنے بھائیوں

کے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھ کر جاتی سیوا اپنا مشن بنا کر تن من دھن سے
اپنی قوم کی تکالیف کو دُور کرنے کا یتن کرے گا۔ میرے ننھے بچے! مجھے
تم پر بہت کچھ امیدیں ہیں۔ اب اورنگ زیب کی تلوار کے سامنے
میری جان نہائت امن اور شانتی سے نکلے گی۔ میں مردانہ وار اس
ظالم کو بتلاؤنگا۔ کہ تیرے ظلموں کی اب انتہا ہونے والی ہے دکھیوں کو
دکھانا اچھا نہیں۔ وہ سنبھل جائے گا۔ نہیں تو کئے کی سزا پائیگا۔
ظالموں نے گناہوں کی کشتی بھر کر ڈوبا کرتی ہے بھارت کے ننھے جان نثار!
جا اب ماتا کی گود میں آج رات آرام سے سو۔ صبح اُٹھ کر تجھے ایک نہائت
مقدس گود ملے گی۔ اور تو ہمیشہ کے لیئے دنیاوی باپ اور ماتا کا پیار بھلا کر
جاتی ماتا کی گود میں آرام کرنے کے لیئے تیار کیا جاویگا۔ اس کے لیئے جیئے گا
اور اس کے لیئے مرے گا۔ آج رات دل کھول کر اپنی اس ماتا کی گود میں
میٹھی نیند کے مزے لینا۔ کل سے تجھے پھر یہ گود نصیب نہ ہوگی۔
کیونکہ تم سے سورمیر پتر سے یہ کیسے امید ہوسکتی ہے۔ کہ اپنے باپ کو مقتل
میں شہید ہونے کے لیئے بھیج کر خود ماتا کی گود میں آرام سے سوئے۔
اور تمہاری ماتا بھی یہ کیسے برداشت کرے گی۔ کہ جس مشن کے لیئے وہ
اپنے پتی کو خود دھرم پر نثار ہونے کو میدان میں بھیجتی ہے۔ خود اپنے
بچے کے پیار میں مست ہوکر اپنے دھرم اور کرتویہ کو بھلا دے۔ کل سے
تیرا دنیاوی تعلق سب سمبندھیوں سے ٹوٹ جائے گا۔ اور تو ہندو
جاتی اور اُس کی سنتان کے بہت گہرے رشتہ میں منسلک کیا
جائے گا۔ جاتی ماتا کی خدمت تیرا فرض اور جاتیہ بھائیوں کی سیوا
تمہارا دھرم ہوگا۔

اپنے دس سالہ بچے کو یہ مختصر اُپدیش کرنے کے بعد گورو جی اپنے کمرے میں چلے گئے۔ اور گوبند سنگھ جی گھر میں اپنی ماتا کے پاس پہنچ گئے۔ دوسرے دن ہُوا۔ دربار لگایا گیا۔ کشمیری پنڈتوں کو بلا کر صرف اتنا کہہ دیا گیا۔ کہ جاؤ تم جا کر اورنگزیب کو کہہ دو۔ کہ آنندپور میں ہندوؤں کا سب سے بڑا گورو رہتا ہے۔ اگر وہ مسلمان ہو جاوے۔ تو ہم سب خوشی سے مسلمان ہو جائینگے کشمیری پنڈت رخصت ہو گئے۔

دربار دہلی میں کشمیری پنڈتوں کی فریاد

کشمیری پنڈت آنندپور سے رخصت ہو کر دہلی پہنچے۔ یہاں سے دس روز کا سفر تھا۔ جو بیچاروں نے گرتے پڑتے بارہ دن میں طے کیا۔ دہلی پہنچتے ہی اورنگ زیب کے روبرو بلائے گئے۔ بیچارے لرزتے کانپتے گویا ہوئے۔ مہاراج دوہائی ہے۔ ہم غریبوں پر حاکم کشمیر بڑا ظلم کر رہا ہے۔ ہمارے مال و دولت کو لوٹا جا رہا ہے۔ ہم کو زبردستی مسلمان بنایا جاتا ہے۔ کوئی ہماری چیخ و پکار کو نہیں سنتا۔ رسول و خدا کے واسطے ہم غریبوں کے حال پر رحم کھائیے۔ ہم بھی آپ کی رعایا ہیں اور مسلمان بھی۔ بادشاہ کے لئے رعایا کو ایک نظر دیکھنا ہی دھرم ہے۔ مگر وہاں کون سنتا تھا۔ اُلٹا حکم دیا گیا۔ ان کو باندھ لو۔ یہ بغیر اجازت کشمیر سے بھاگ آئے ہیں۔ آخر پنڈتوں نے عرض کی کہ مہاراج اگر کسی طرح بھی ہم غریبوں کی شنوائی نہیں۔ تو آپ ہمارے گورو کو پہلے مسلمان بنا لیجیے۔ پھر ہم سب خودبخود ہی مسلمان ہو جاوینگے ہمارا گورو آنندپور نامی گاؤں میں رہتا ہے۔ اور ان کا نام نامی گورو تیغ بہادر ہے۔

اورنگ زیب نے یہ شرط منظور کر لی۔ اور فوراً صوبہ سرہند کے نام حکم بھیجا۔ کہ گورو تیغ بہادر کو فوراً دہلی روانہ کر دو۔ اس حکم کے پہنچتے ہی صوبہ سرہند نے گوروجی کو حکم بھیج دیا۔ گوروجی نے کہلا بھیجا کہ ہم خود جلدی دہلی پہنچ جاویں گے۔ چنانچہ گوروجی نے

فوراً فرض شناس بیٹے کو بُلایا اور کہا۔

"میرے گوبند! رخصت! میرے لال۔ الوداع! میں آج آنندپور کو سچا آنند حاصل کرنے کے لئے چھوڑتا ہوں۔ جب تک میرے دیش بھائی جب تک میری جاتی اور جب تک میرے پریمی سکھ اور آنند میں نہ ہوں۔ آنند کیا اور آنندپور میں رہنا کیا۔ یہاں نام ماتر بھی آنند نہیں پھر نہ معلوم میں نے کیوں اس بھومی کا نام آنندپور رکھا۔ میرے لختِ جگر دیکھنا۔ اپنی کُل اور اپنے دھرم پر بٹہ نہ لگانا۔ مجھے مطلقاً تم سے ایسی امید نہیں۔ میرے بعد تم ایک ہی دیوی کے پجاری بننا۔ اور وہ فرض کی دیوی ہو۔ تمہارا ایک ہی مشن اور ایک آدرش ہو اور وہ جاتی ہت اور جاتی اودّھار ہو۔

میں شانتی اور تسلی سے آنے والی نسل کے سامنے مجسم سبق بن کر دہلی کی قربانگاہ میں سچے دھرم ویروں کی طرح قربان ہوں گا۔ لیکن خبردار جو تم اپنے فرض کو بھُلا دو۔

میرے شیر دل گوبند! اسوقت ہندو جاتی جو بھیڑوں اور بکریوں کی طرح اورنگزیبی گرگوں سے اپنا سر چھپائے پھرتی ہے بڑی مصیبت میں ہے۔ اسے سچا سپاہی بنا دینا اس میں سے کائرتا اور بزدلی کا نام نشان مٹا دینا۔ اور اخیر وقت تک اپنے دھرم پر درڑھ رہ کر اپنا کرتویہ پالن کرتے ہوئے کسی دن کامیاب و کامران ہو کر اپنے بوڑھے باپ کے پاس چلا آنا۔ میں تم پر پورا وشواس اور یقین رکھتے ہوئے رخصت ہوتا ہوں۔ یہ کہہ کر گوروجی نے سب کچھ اپنے کمسن بالک گوبند سنگھ جی کو سونپا اور خود ۱۱ اساڑھ سمت ۱۷۳۲ بکرمی کو آنندپور کی دیوار پر آخری نظر ڈالتے ہوئے رخصت ہوئے

اورنگزیب کی طرف سے گورو تیغ بہادر کا شاندار استقبال

گوروجی آنندپور سے رخصت ہوکر آگرہ متھرا وغیرہ ہوتے ہوئے
دہلی پہنچے ۔ اورنگزیب کو اپنے ہندو سرداروں اور خاصکر راجہ رام رائے
سے گورو تیغ بہادر کی بزرگی کا پورا پورا پتہ مل چکا تھا۔ اور وہ دل سے ایسے
بزرگ کی کمالیت کا مداح ہوچکا تھا۔ اس کے دل میں ایسے پروپکاری مہاتما
کیلئے عزت کے بھاؤ پیدا ہو چکے تھے۔ وہ سمجھتا تھا۔ کہ وہ پکا مسلمان
بنے گا۔ اسی لیے اُس نے گورو تیغ بہادر کا نہائیت عزت سے استقبال
کیا۔ جب گوروجی اورنگ زیب کے دربار میں تشریف لائے۔ تو اورنگزیب
کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ اُسے یقین کامل ہوگیا۔ کہ گورو
تیغ بہادر کو مسلمان بنانا قطعی ناممکن ہے۔ تاہم اس خیال سے کہ شائد
کچھ کامیابی ہوجائے۔ اورنگزیب نے گوروجی سے کہا۔ "اپنے جھوٹے
مذہب سے توبہ کرو۔ اور اسلامی جھنڈے تلے آؤ۔ کہ یہاں تم کو سچا
بہشت نصیب ہوگا۔ اور میں تمہیں مالامال کردونگا۔ اگر تم مسلمانوں کا پیر
بننا منظور کرلوگے۔ تو تمام مسلمان تمہارے غلام ہوجاویں گے۔ اور
یہ سب شان وشوکت تمہارے قدموں پر نثار ہوگی۔

گوروجی نے اس وقت جو اُپدیش گمراہ بادشاہ کو کیا۔ وہ سنہری حروف
میں لکھا جانے کے قابل ہے۔ آپ نے فرمایا "گمراہ بادشاہ تو
کس خیال میں ہے۔ تو نہیں جانتا۔ کہ انسان کے اپنے عمل ہی انسان
کے لئے بہشت اور دوزخ کا دروازہ کھولتے ہیں۔ محض ہندو یا مسلمان

ہونے سے دائمی سرور یا نجات ابدی حاصل نہیں ہوا کرتی - اگر ایک مسلمان راستگو - فیاض - نیکدل - مظلوموں کی مدد کرنے والا اور فرض کا پابند ہے - یقیناً اُسے سُکھ نصیب ہوگا - اگر ایک ہندو جھوٹا - مکار - بدمعاش اور گنہگار ہے - تو اُسے دوزخ کے کُتے نوچ ڈالیں گے کوئی دوزخ اور کوئی بہشت نہیں انسان اپنی قسمت آپ بناتا ہے - نیکی کا بدلہ نیک اور بدی کا انجام بد ہوا کرتا ہے - ہندو ہو کر نیک کام کریگا - نیک کہلائے گا اور سُکھی رہے گا - مسلمان ہو کر ناپاک زندگی بسر کرنے والا سخت دکھ اٹھائے گا - اور مصیبت میں رہے گا - جیسا کرنا ویسا بھرنا اس ہاتھ دے - اس ہاتھ لے - یہی قانون قدرت ہے -

خدا - سچائی - اور قانون قدرت کی نظر میں سب یکساں ہیں - وہاں ہندو - مسلمان - عیسائی کی مطلق تمیز نہیں - جس بہشت کا دروازہ تو مجھ پر کھولنا چاہتا ہے - میرا اُسے دُور سے ہی سلام ہے - میرا بہشت میرے اندر ہے اور میں ہر وقت بہشت میں رہتا ہوں - دوزخی تو ہے - کہ کسی وقت ظلم سے باز نہیں رہتا - تیرا ضمیر ہمیشہ تجھے دوزخ کیطرف لیجاتا ہے - لیکن میرا آتما مجھے نیکی اور انصاف کی شاہراہ دکھاتا ہے - تو تاریکی کیطرف دوڑتا ہے - اور میں ہمیشہ چاند اور سورج کی روشنی میں ہر طرف نیکی اور راستی ہی دیکھتا ہوں - میں دو روزہ جسمانی خوشی کی بجائے ہمیشہ کی روحانی خوشی کا طالب ہوں - دنیا میں تیرے جیسے ہزاروں فرعون مزاج تاجدار ہوئے - جن کے پاس دنیاوی آسائش کے سب سامان موجود تھے مگر انہیں ایک گھڑی بھی سکھ اور امن کی نیند نصیب نہیں ہوئی - انہیں انکے گناہوں نے کبھی آرام نہیں کرنے دیا - ان کی اندرونی دوزخ کی بھٹی ان

کے لئے ہمیشہ ایسی گرم رہی۔ کہ وہ کسی کروٹ آرام نہ کر سکے۔ برخلاف اسکے
ایک لنگوٹ بند فقیر کو دیکھ ایک صابر درویش کو دیکھ۔ رہنے کو زمین
پہننے کو کپڑا اور دوسرے وقت کا کھانا تک پاس نہ رکھتے ہوئے خدا
کی پرامن بادشاہت میں رات کو کس طرح بے فکر پاؤں پھیلا کر
سوتا ہے۔ تجھے قسم ہے۔ تیرے اُس خدا کی جس نے تجھے گمراہ کر رکھا
ہے۔ سچ کہنا۔ جب سے تو نے ظلم پر کمر باندھی۔ جب سے تو نے
سلطنت و حکومت کیخاطر اپنے بزرگ باپ اور حقیقی بھائیوں کا خون
بہایا۔ ایک لمحہ کے لئے بھی تجھے تسکین قلب حاصل ہوئی۔ فرضی بہشت
کے فرضی محلوں کے خواب نہ دیکھ۔ پرماتما نے تجھے یہ سنہری موقعہ دیا ہے۔ کہ
آج میں تمہارے جیسے گمراہ بادشاہ کو سچے بہشت کی راہ دکھاؤں۔ سُن
اور غور سے سُن۔ موت جسکا تو مجھے ڈر دکھاتا ہے۔ دراصل ایک فرضی
بات ہے۔ دنیا میں کوئی ہستی کبھی نیست نہیں ہوتی۔ اور نہ عدم سے وجود
ہوتا ہے۔ آتما (روح) کبھی نہیں مرتا۔ صرف تبدیل مقام کا نام موت
ہے۔ یعنی جب روح ایک جسم سے دوسرے جسم میں چلا جاتا ہے
اسی کو موت کہتے ہیں۔ آتما امر اور لافانی ہے۔ تلوار اسے کاٹ نہیں
سکتی اور آگ جلا اور ہوا سکھا نہیں سکتی۔ جسم فانی ہے۔ ان معنوں
میں جو پیدا ہؤا اسے مرنا ضرور ہے۔ پھر ہونیوالی بات کا کیا ڈر۔ آج جسے
تو موت کی دھمکی دے کر مسلمان بنانا چاہتا ہے۔ اس بات کی
کیا گارنٹی ہے۔ کہ وہ مسلمان ہو کر ہمیشہ جیتا رہیگا۔ تمہارے باپ کے پاس
شان۔ حکومت دولت کیا کچھ نہ تھا۔ مگر نظر اٹھا کر دیکھ آج وہ کہاں
ہے۔ بےعزتی کا جینا موت سے بھی بدتر ہے۔ دیکھ بتلا۔ تو مجھے ان دنیاوی

آسائشوں کی کیا ترغیب دیتا ہے۔ میرے لئے تیری حکومت تیرا
تخت۔ تیرا تاج یہ سب گندگی میں پڑے مٹی کے ایک ڈھیلے سے
زیادہ حقیقت نہیں رکھتے۔ تمہاری گناہ آلودہ زندگی نے تیری حکومت
تیری شوکت تیرے تخت تیرے تاج تیری دولت سب کو میرے لئے
نہیں نہیں کسی بھی نیکدل شخص کے لئے مکروہ بنا دیا ہے۔ یاد رکھ
کسی بزرگ شاعر نے کہا ہے۔

رعیت چو بیخ است سلطاں درخت
درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

رعیت کو تباہ کرنا بعینہ اپنی جڑوں کو آپ کاٹنا ہے۔ آ سمجھ۔ اور
ہوش کی دوا لے پارسائی اسی میں ہے۔ کہ تو نیک بنے۔ اپنے فرائض کو
سمجھ۔ اور ان پر عمل کرے۔ بے زبان رعیت پر ظلم کرنا اپنے ہاتھوں آپ
مرنا ہے۔

اورنگزیب گورو جی کی صاف بیانی سے تھرا اٹھا۔ اور غصے اور جوش سے
اپنے ہونٹوں کو کاٹتا ہؤا چلایا۔

"بس بس میں اپنی شان میں ایسے کلمات سننے کی تاب نہیں رکھتا۔ میں
راہ حقیقت کو خوب پہچانتا ہوں۔ جو کچھ میں کر رہا ہوں۔ اسکے نشیب و فراز
میں خود اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ ہاں اگر تمہارے مذہب میں کوئی سچائی ہے۔ تو
مجھے کوئی معجزہ یا کرامات دکھلا۔ ورنہ میں سمجھونگا۔ تمہارا مذہب بالکل جھوٹا
اور نکما ہے۔

گورو جی نے نہائت حوصلہ اور استقلال سے جواب دیا۔
گم راہ جھوٹے مِتا ہا۔ اصلی معجزے وہی مالک حقیقی ایک اکال پُرکھ

واحدہٗ لاشریک خدا جو سب ذی روحوں کا بادشاہ ہے دکھلا سکتا ہے۔ انسان کی کیا طاقت جو معجزے دکھلائے۔ مگر ہاں میں تھوڑی دیر بعد تمہیں ایک چھوٹا سا معجزہ دکھاؤں گا لیکن وہ معجزہ نہیں جو تیرا معجزہ نما خدا تمہیں دکھاتا ہے۔ تیرا خدا کہتا ہے کہ جو کچھ میں کروں۔ وہ میرا خدائی کام ہے۔ اور جو کوئی میرے قانون کے خلاف کرے۔ اسے معجزہ یا کرامت سمجھو۔ ہم خدا کے قانون کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر کرتے ہیں۔ تو کرنے کی سزا بھگتتے ہیں۔ انسان قانون قدرت کا غلام ہے۔ اس لئے اسکی مخالفت کرنا کلمۂ کفر ہے۔ ہاں میرا معجزہ عین پرماتما کی مرضی کے بموجب ٹھیک قانون قدرت کے مطابق بلکہ اُسی کے حکم سے ہوگا۔ میرا معجزہ کوئی نیا معجزہ نہیں۔ میرا معجزہ وہی معجزہ ہے۔ جو تمہیں ہندو دھرم کا سچا پریمی رام مجھ سے پہلے دکھلا چکا ہے۔ جب تو نے اُسے آرے سے چیرنے کا حکم دیا تھا میرا معجزہ وہ ہے۔ جو تمہیں ہندو جاتی کا سچا سپوت دیالا بھگت دکھلا چکا ہے۔ جس کو تو نے اُبلتے ہوئے تیل میں پھنکوایا تھا۔ ہاں دیکھ تھوڑی دیر میں میں بھی تجھے ایشور کی کرپا سے ایسا ہی معجزہ دکھلانے والا ہوں۔

اور اگر تو ۰۰ اور صبر نہ کر سکے تو لا خنجر دیکھ معجزہ! ظالم تیرے خنجر تلے بھارت جننی کے ایک ناچیز سیوک کی زبان سے اُف تک بھی نکلے تو کہنا میرا معجزہ جھوٹا تھا۔ بس یہی ہے سچا معجزہ جو پرماتما پر درڑھ وشواس رکھنے والا ایک مظلوم اور معصوم ہندو دکھلا سکتا ہے۔ ہاں لا ذرا ابھی بھی تو تیری کرامات دیکھوں خنجر کی انی کے ایک چرکے

سے ہی اپنے ریزہ ریزہ کرائے ہوئے اللہ میاں کے دربار میں "لینا پکڑنا"
"دوڑیو۔ بچاؤ" "دوہائی فریاد" کا راگ نہ الاپنے لگے۔ تو پھر معجزہ ہی کیا
اورنگ زیب نے اور زیادہ غضبناک ہو کر کہا:۔

"میں تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہوں۔ دنیا میں کون ہے۔ جسے
جان عزیز نہیں۔ اور پھر تو سارے ہندوؤں کا قائم مقام ہے۔ اگر تیرے
دل میں تیرے بھائیوں کا سچا پیار ہے۔ تو میں تجھے صلاح دیتا ہوں۔ کہ
فوراً اسلام قبول کرے۔ اسی سے تیرے بھائیوں کی جان بچ سکتی ہے
کیونکہ وہ فوراً تیری پیروی کریں گے۔ اس کے سوائے تم سب کی خیر نہیں"
راستی کے پیغمبر۔ سچائی کے فرشتے۔ جننی کے لال۔ گورو تیغ بہادر
نے شیر کی طرح گرج کر جواب دیا۔

سُن او مادہ پرست انسان! تو کس خیال میں ہے۔ تمام ہندوؤں کو مسلمان
بنانا۔ ایک وہم ہے۔ جس کا علاج پاگل خانے کے ڈاکٹروں کے پاس
ہے۔ لیکن اگر میرے بعد تمام ہندو مسلمان ہو جاویں۔ تو مجھے اس کی مطلق
پروا نہیں۔ ہر ایک انسان اپنے اپنے فعل کا آپ ذمہ وار ہے۔ میں
اپنا کرتویہ پورا کرونگا۔ چاہے تو میرے جسم کو انچ انچ تک کاٹ ڈالے۔
چاہے۔ میری کھال اُتار لی جاوے۔ مجھے آروں سے چرایا جاوے
یا اُبلتے تیل میں پھینکا جاوے۔ دُنیا کی کوئی طاقت مجھے میرے فرض
اور دھرم سے علیحدہ نہیں کر سکتی۔ میں سچائی اور راستی کا بندہ ہوں۔
سچائی کی راہ میں میں کسی خطرے کی پرواہ نہیں کرتا ہے۔ میں مظلوم ہوں
اور میری جاتی مظلوم ہے۔ تو ظالم ہے۔ اور تیرا اللہ بھی جس کے نام پر تو ظلم کرتا
ہے۔ جبار و قہار ہے۔ یہی میری معصومیت ہے۔ اور یہی میری بیگناہی ہی تو

طاقتور ہے۔ میں اور میری جاتی کمزور۔ تو ہمیں کمزور سمجھ کر اپنی
طاقت کا ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔ جس کیلئے تجھے ایک دن اپنے ظلم
سکھلانے والے خدا کے سامنے نہیں بلکہ ایک دوسرے خدا
کے سامنے جو مظلوموں کا محافظ اور ظالموں کا ڈنڈ دینے والا نیائے کاری
انصاف مجسم خدا ہے۔ پابجولان سربسجود ہونا پڑے گا۔ ہمارا ہاتھ
ہوگا۔ اور تیرا گریبان۔ خدا جب ہمیں طاقت دے گا۔ تجھے تیرے کئے
کی سزا ضرور مل جاوے گی۔ بس مجھے اور زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں
دیوانوں سے رحم کی التجا حماقت ہے تجھ کو تیرے خدا نے دیوانہ بنا دیا
ہے یا تم خدا کے نام کی آڑ میں دیوانہ بکار خود ہوشیار بن اپنے خدا کو
بھی دھوکہ دے رہے ہو تے اپنا ظلم شروع کر۔ اور میرا معجزہ دیکھ!!
اب اورنگ زیب اچھی طرح سمجھ گیا۔ کہ یہ کوئی غیر معمولی انسان
ہے۔ جس پر میرا افسوں چلتا نظر نہیں آتا۔ اُس نے گوروجی کو قید خانہ
میں لے جانے کا حکم دیا۔ قید خانے میں گوروجی اور ان کے ساتھیوں پر
جنہیں اُن کے ساتھ ہی قید میں ڈالا گیا تھا۔ جسقدر سختیاں اور ظلم روا
رکھے گئے۔ قلم کو یارا نہیں کہ ان کا صحیح چربہ اتار سکے۔ انہیں طرح طرح کے
عذاب دئے گئے۔ ان کے بدن پر کوڑے مارے گئے۔ ان کو بھوکا رکھا گیا۔
پانی تک پینے کو نہیں دیا گیا۔ لوہے کی گرم سلاخوں سے ان کے تمام
جسم کو جھلسا گیا۔ اور اسی طرح کی بیسیوں ناقابل بیان سختیاں اور
ظلم روا رکھے گئے۔ مگر استقلال کی مجسم تصویر۔ دھرم کی اصلی مورت
اور فرض کی دیوی کے سچے پجاری نے اُف تک نہ کی۔ آخر اورنگزیب
نے کئی مہینوں کی فضول انتظار کے بعد مایوس ہوکر گوروجی کے قتل کا حکم دیدیا۔

گورو تیغ بہادر کی دھرم پر قربانی

پانچ مگھر سمت ۱۷۳۲ بکرمی کا دن بھی تاریخ عالم میں خون کے حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ لیکن ہم حیران ہیں۔ کہ اس دن کو ہندوؤں کیلئے عالمگیر ماتم کا دن کیوں کہیں۔ ظاہراً تو ایسے دھرم ویر کی ایک ظالم بادشاہ کے ہاتھوں موت ہو۔ اور اُسے ساری جاتی کی خوشی کا دن کہا جاوے نہائت افسوسناک معلوم ہوتا ہے۔ مگر جونہی دوسرا خیال ہمارے سامنے آتا ہے۔ کہ یہ وہی دن تھا جس دن اورنگ زیب جیسے ظالم بادشاہ نے خود ہی اپنے ہاتھوں اپنی عاقبت اور حکومت کا خاتمہ کر کے ہندوؤں کی مصیبتوں کا خاتمہ کر دیا۔ تو بے اختیار کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ دن مبارک تھا۔ جس دن ہندو جاتی کے ایک سپوت نے دھرم اور فرض کے نام پر اپنا سیس دیکر اپنی جننی ماتا کی لاج رکھ لی۔ اور تمام دنیا پر روشن کر دیا۔ کہ ضرورت پڑنے پر ہندو اپنی اُس روحانی اور اخلاقی طاقت کا بہترین استعمال کر سکتے ہیں جسکا بجا طور پر اُنہیں آج تک فخر رہا ہے آہ! وہ نظارہ بھی نہائت دردناک اور رقت خیز تھا۔ جب ہمارے پیارے گورو کو جن کے ساتھ قید خانہ میں ہزارہا سختیاں ہوتی رہیں جنکو کئی روز تک جبراً فاقہ کشی کرائی گئی۔ جنہیں پینے کو پانی تک نہ ملا۔ پا بجولان عام مقتل میں لاکر قتل کر دئے گئے۔ گورو جی کے چہرہ پر ذرا ملال کا نشان نہ تھا۔ بلکہ انکے نورانی چہرے پر مکمل اطمینان اور شانتی کے نشانات پائے جاتے تھے۔ جام شہادت پیتے وقت آپ نے جس شانتی

اور بے نظیر حوصلہ کا ثبوت دیا۔ وہ آپ کا ہی حصہ تھا۔ آپ کی اس شاندار قربانی نے آپ کے قول و فعل کو یکساں کر دکھایا۔ آپ کہا کرتے تھے۔

بانہہ جناں دی پکڑئیے سر جائے بانہہ نہ چھوڑئیے
گورو تیغ بہادر بولیا دھرت پیئے دھرم نہ چھوڑئیے

آپ نے مظلوم ہندو قوم کی رکشا کا بیڑا اُٹھایا تھا۔ جس کیلئے اپنے پرانوں تک کو سواہا کر دیا۔ یہی نہیں۔ بلکہ آپ اپنے بعد اپنے پیارے بیٹے گوبند سنگھ جی کو بھی اسی لئے تیار کر گئے۔ کہ وہ بھی دھرم اور فرض پر پروانہ وار سواہا ہو جائے۔

جس جگہ اس پوتر آتما۔ سچے فنا فی القوم نے اپنے پران دئے وہاں اب تک اُن کی بے غرضانہ سچی قربانی اور بہادری کی یادگار میں ایک دھرم سالہ سیس گنج کے نام سے چاندنی چوک دہلی میں واقعہ ہے۔

گورو گوبند سنگھ جی کو اپنے پتا کے شاندار انجام کی خبر فوراً ہی مل گئی۔ کیونکہ گورو تیغ بہادر جی نے پہلے ہی اُن کے پاس ایک ناریل اور پانچ پیسے روانہ کر دئے تھا۔ جسکا یہ منشا تھا۔ کہ ہم اپنا کرتویہ پالن کر کے رخصت ہوتے ہیں۔ تم اپنے باپ کی جگہ اپنے فرائض انجام دو۔

گورو گوبند سنگھ جی گو ابھی چھوٹے تھے۔ مگر وہ کس طرح برداشت کر سکتے تھے۔ کہ ان کے ایسے شوربیر باپ کی مقدس لاش جیل کی چار دیواری میں پڑی سڑا کرے۔ انہوں نے پرن کر لیا۔ کہ جب تک اپنے پوجنیہ پتا کا پورے آدر اور سنمان کیساتھ شاستی سنسکار نہ کرالیں گے۔ ایک

منٹ کے لئے کبھی چین نہ کریں گے۔ اُسی وقت گورو کے سچے پریمی اور جان نثار سکھ جن میں سے ایک باپ اور دوسرا بیٹا تھا۔ گورو گوبند سنگھ جی کے سامنے حاضر ہوئے۔ اور عرض کی۔ کہ مہاراج! ہم پر سو آفتیں اور ہزار بلائیں بھی نازل ہوں۔ ہم اپنے پیارے گورو کے پوتر جسم کو جیل میں نہیں رہنے دینگے۔ ہم ابھی جاتے ہیں۔ جان پر کھیل کر بھی اس مشکل کام کو سر انجام دے کر بہت جلد شری چرنوں میں حاضر ہوتے ہیں۔

یہ کہہ کر دونو بیر آنند پور سے رخصت ہوگئے۔ دلی پہنچکر آپ نے ایک سنگدل شخص کو اپنا ہمراز بنایا۔ جس نے انہیں ہر ایک قسم کی ممکن امداد دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ دونو سرفروش رات کو موقعہ پاکر بڑی مشکلوں سے قلعہ کے اندر پہنچے۔ جہاں انہوں نے اپنے پیارے گورو کے درشن کئے۔ جو آنند پور کو چھوڑ کر آرام سے پاؤں پھیلائے سورگ دھام کا آنند لوٹ رہے تھے۔ وہ اپنے قابل پرستش گورو کی ایسی دشا دیکھ کر ضبط نہ کر سکے۔ پاؤں سے لپٹ کر زار زار روتے ہوئے کہنے لگے۔

"اے بادشاہ حقیقی۔ آج آپ کی یہ حالت کیوں ہے۔ آپ کیوں بے خبر زمین پر لیٹ رہے ہیں۔ آپ چاہیں۔ تو دم بھر میں اورنگزیب تو کیا تمام دنیا کے ظالموں کا ناش کر سکتے ہیں۔ آپ کے تیج بل کو سہارنے والا کون ہے۔ کس کی مجال ہے۔ جو آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔ پھر اے نیکی کے فرشتے آخر اس طرح بے حس و حرکت پڑے رہنے کا کیا بھید ہے۔

گوروجی اٹھیئے اور ہمیں اشیرباد دیجیئے۔ کہ ہم اپنے چھوٹے گورو کے سامنے سرخرو ہو سکیں۔

اسی طرح کتنی دیر تک انہوں نے اپنی گریہ و زاری کا سلسلہ جاری رکھا۔ آخر باپ نے سنبھل کر بیٹے سے کہا۔ دیکھو رات تھوڑی ہے۔ اور کام بڑا اہم ہے۔ اب جلدی کرنا چاہیئے۔ لڑکا بھی سنبھل گیا۔ اور دونو نے ملکر گوروجی کے پوتر جسم کو اٹھانا چاہا۔ مگر تھوڑی دیر بعد ہی لڑکے کو خیال آیا۔ اگر ہم دونو یہاں سے گوروجی کے مقدس شریر کو لے بھاگیں گے تو دن چڑھتے ہی پتہ لگ جانے پر ہمارا تعاقب ہوگا۔ اور ہم اپنے مشن میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ آخر قرار پایا کہ ان میں سے ایک وہیں رہے۔ چنانچہ دونو باپ بیٹوں میں بہت دیر تکرار ہوتی رہی۔ باپ کہنے لگا۔ میں گوروجی کی جگہ پران دوں گا۔ بیٹے نے کہا۔ مجھ کو ہی تم یہاں ہمیشہ کے لیے لٹا دو۔ آخر باپ نے جو گوروجی کا ہم عمر اور کسی قدر ہم شکل بھی تھا تلوار سے اپنا سر کاٹ ڈالا۔ لڑکے کیلیئے یہ عجیب امتحان کا وقت تھا۔ مگر بھارت سنتان ایسے ایسے ہزاروں امتحانات سے گذر چکی ہے۔ چنانچہ اس بر نے بھی کسی قسم کا رنج و غم بے سود سمجھ اور اپنا فرض کو ہی مقدم جانا۔ وہ اپنے اسی نیکدل دوست کی مدد سے کامیاب ہوا۔ جس نے ہر ایک قسم کی سہائتا دینے کا اس سے وعدہ کیا تھا۔ آخر وہ گوروجی کا کٹا ہوا سر لے کر آنندپور کو روانہ ہوا اور باقی جسم کو ایک سکھ سوداگر نے اپنے گھر میں لے جا کر بطور تبرک آگ لگا دی۔ ساتھ ہی یہ بھی خیال تھا۔ کہ مبادا دشمنوں کو پتہ لگ جائے

اور وہ تعاقب کر کے واپس چھین لیجاویں ۔ اس مقام کو رکاب گنج کہتے ہیں۔ اُدھر گورو جی کا نوجوان جان نثار سکھ اپنے گورو کے مقدس سر کو لے گورو گوبند سنگھ جی کے چرنوں میں حاضر ہوا آپ نے اپنے جان نثار پیر کو گلے لگایا اس کے باپ کی بے نظیر قربانی کی بے حد تعریف کی ۔ اور ایشور سے پرارتھنا کی ۔ کہ وہ ان کو بھی ایسے دھرم ویروں کے نقش قدم پر چلنے کا بل اور ساہس پردان کرے۔

پُستک بھنڈار لاہور کی چند قابل دید کتابیں

رتن بے بہا ۔ رسائن شاستر کے جاننے والے کشتہ جات کی قدر خوب جانتے ہیں اسمیں ہر ایک دھات کا کشتہ کرنے کی تیر بہدف اور مجرب ترکیبیں درج ہیں قیمت ۲

قوانین فطرت ۔ اس پمفلٹ میں ایک مشہور سائنیسدان نے فطرت کے قوانین کی تشریح کی ہے ۔ اور خدا کی ہستی پر بڑے زبردست اعتراض کئے ہیں ۔ ہر ایک خدا پرست کا فرض ہے ۔ کہ اسکا مطالعہ کر کے جواب دے ۔ قیمت ۱۰

رشی دیانند کے دربار میں دکھی لڑکی لکار ... ، **نیوفیشن کا بیٹا اولڈ فیشن کا باپ** ۱

کلید صنعت ۔ اسمیں ایمانداری سے روپیہ پیدا کرنیکے سینکڑوں طریقے درج ہیں اگر کوئی طریقہ بھی اسکے لبغور مطالعہ اور درست عمل کے بعد غلط ثابت ہو تو کتاب بمعہ محصول ڈاک واپس کرلیجاویگی ۔ قیمت ۱۰

بھارتی بچوں کیلئے سنہری ہدایت اس میں تمام نوجوانوں کیلئے خصوصاً اور بھارتی بچوں کیلئے عموماً ایسے اعلیٰ درجہ کے اقوال درج ہیں جنکو پڑھکر ملک کا ہر ایک بچہ ایک اعلیٰ درجہ کا بلند حوصلہ انسان بنکر آنے والی زندگی کیلئے نہایت شاندار تیاری کر سکتا ہے ۔ قیمت ۱

ہمالیہ تبت کی اکسیر اعظم دوا
شُدھ شلاجیت
ڈاکٹر حکیم وید سب نے بالاتفاق اپنے تجربے سے ثابت کیا ہے کہ شدھ شلاجیت
سے بہتر کوئی دوا ویریہ کی تمام خرابیوں کے واسطے مفید نہیں ہے۔ ہمارے
کارخانہ سے ہر حصہ ہندوستان کے علاوہ چین۔ جاپان۔ امریکہ۔ افریقہ
یورپ عرب وغیرہ ہر ملک میں یہ دوا جاتی ہے اور اکسیر کا کام کرتی ہے
ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔
سب قسم کے امراض مثانہ اور ویریہ دوش و سلسبول، اور ہر قسم کے درد مثلاً گٹھیا
وغیرہ اس کے استعمال سے شرطیہ جاتے ہیں۔ ہم نے بہت محنت اور زر کثیر خرچ
کر کے اس دوا کو ہمالیہ تبت کے پہاڑوں سے بمشکل حاصل کیا ہے۔ عام کی
آسانی کی وجہ سے قیمت بہت کم ہے۔
اس کے استعمال کیلئے مفصل پرہیز ترکیب اور ضروری ہدایات کی کتاب ساتھ علیحدہ مفت
ارسال کی جاتی ہے۔
المشتہر
پنڈت ہری شنکر شرما ہمالیہ ڈپو ہردوار یو۔پی

راستی کی ہمیشہ فتح ہوتی ہے۔

پچھلے دنوں سینکڑوں فنڈ حشرات الارض کی طرح نکلے اور بند ہو گئے۔ خاصکر ڈیرہ اسمٰعیل خان تو ایسے تمام فنڈوں کا اچھا خاصہ گڑھ بنیا۔ مگر یہ رونق چند یوم ہی رہی۔ آخر سب اپنی اپنی گٹھری بنا چل دئے۔ لیکن پرماتما کی کرپا سے اور سچائی کے بل پر

یونین ریلیف فنڈ ڈیرہ اسمٰعیلخان

آجتک کامیابی سے کام کر رہا ہے۔ وہ طوفانی حوادث جو پچھلے دنوں فنڈوں کی کشتیوں کے گرد لہریں مار کر آرہا تھا۔ اور جو بالآخر تمام فنڈوں کو لے ڈوبا۔ ہمارے فنڈ کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ جسکا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج سچے اور ایماندار اصولوں کی وجہ سے ہمارے فنڈ کے ممبروں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ آپ بھی شامل ہو جیئے۔ معقول امداد برقت دیگی ہر مذہب اور ملت کے لوگ شامل ہو سکتے ہیں۔ ممبر کی وفات کے پہلے دن یکصد روپیہ پیشگی برائے ارتھی دیا جاتا ہے۔

شرح چندہ حسب ذیل ہے۔

۱۸	تا	۳۰	ے	ر	سالانہ
۳۱	"	۴۰	لعہ	ر	"
۴۱	"	۵۰	؏	ر	"
۵۱	"	۵۵	؏ہ	ر	"
۵۶	"	۶۰	ہد؏	ر	"

ماہانہ واقساط [illegible]

[illegible]

خط و کتابت [illegible]

سکرٹری یونین ریلیف فنڈ ڈیرہ اسمٰعیل خان

ہندوستان کی مالی حالت

ہندوستان کے تنزل کا بڑا بھاری سبب حد سے زیادہ مقدمہ بازی ہے۔ چین کے سیاح جس نے ساتوین صدی مین اپنے سفرنامہ مین تحریر کیا تہا کہ ہندوستانی جہوٹ بولنا بڑا گناہ سمجھتے ہین۔ اس لئے جہوٹ بلنا وہ بالکل نہین جانتے۔ پروفیسر میکس مولر نے اپنی کتاب "بھارت سے سیکھنا" مین لکھا ہے کہ قدیم ہندوستان کے لوگ سچ بولنے کے لئے حد سے زیادہ مشہور تہے۔ آج کل ہم سب اس قدر بدنام ہو گئے ہین۔ کہ مہذب قومون مین تو ہمارا شمار ہی نہین رہا۔ سب ہمکو جہوٹا فریبی اور دغاباز کے نامون سے پکارتے ہین۔ جن لوگون کو عدالت کی کارروائی سے ذرا بھی واقفیت ہے وہ جانتے ہین۔ کہ جسقدر عدالتون مین جہوٹ بولتے ہین۔ اسقدر عدالتون کے باہر نہین بولتے اسمین کوئی مبالغہ نہین۔ کہ چار آنہ کی خاطر لوگ حلف اٹہاتے ہین۔ جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری قوم مین جہوٹ حد سے زیادہ ترقی کر گیا ہے۔ اسلئے ہندوستان مین تجارت اچہی طرح ترقی نہین کر سکتی۔ اسکے علاوہ دنیا کا جسقدر نقصان مقدمہ بازی نے کیا ہے وہ یہان کے لوگون کو معلوم ہے کہ مالیت مقدمہ سے پانچ چہہ گنا زیادہ مقدمہ پر صرف کیا جاتا ہے۔ ہر دو فریق تباہ ہونیکے علاوہ بد باطن بنجاتے ہین۔ بہت سے دولتمند اسی کی وجہ دولت گداگری کرنے پر مجبور ہو گئے ہین۔ ان کے علاوہ عدالتون کے اہلمد۔ اور چپراسیون اور وکلا کی خوشامد سے جو بیقدری مقدمہ باز لوگون کی ہوتی ہے۔ وہ قلم بیان نہین کیجا سکتی۔ ان برائیون کے دور کرنیکے لئے ہمارا پہلا فرض ہونا چاہیے۔ کہ مقدمہ بازی سے لوگون کو ہٹا کر تعلیم کی طرف مائل کرین۔ اور قدیم اور معین طریقہ پنچایت کو جاری کرین۔ جسکے ذریعہ ہمارے تمام تنازعات فیصلہ ہون۔ جو لوگ ایسا نکرین۔ انکو صرف ذات سے خارج کرنا چاہیے۔ بلکہ ان کے ساتھ حقہ پانی اور لین دین بہی بند کر دینا چاہیے۔ اس سے سابقہ طریقہ پنچایت جاری ہو جاویگا جس سے قوم مقدمہ بازی کی برائیون سے بچکر تعلیم کیطرف راغب ہوگی۔ اور پھر اپنی سابقہ تہذیب اور دولتمندی اور نیکی حاصل کریگی۔

[illegible] ٹہاکر ام۔ گنگارام نمبردار۔ ڈیرہ اسمعیل خان

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن

کی بنائی ہوئی مجرب دوائیں جو بیس برس سے تمام ہندوستان میں استعمال ہو رہی ہیں

کھانسی کی دوا یہ دوا چاہے کیسی ہی کھانسی اور کف کی بیماری ہو۔ اسکو آرام کرتی ہے
اس میں یہ فوائد ہیں (۱) سردی سے بچانا (۲) کھانسی کو دبانا (۳)
کف کو پتلا کرنا (۴) کف کو نکالنا (۵) سوکھی کھانسی کو روکنا۔ قیمت فی شیشی بڑی ۳۲
گولی۔ خوراک عہ پیکنگ و محصول ڈاک ۶؍ چھوٹی شیشی ۱۶ خوراک ۸ پیکنگ و محصول ڈاک ۱۵؍
اس دوا پر مہاراجہ صاحب کی رائے مہاراجہ کیجن سنگھ دیو بہادر فیوڈیری چیف پٹنہ
اسسٹنٹ پولانگر ضلع سمبھل سے لکھتے ہیں۔ جناب من! آپ کی روانہ کردہ کھانسی کی
دوا کیلیے مشکور ہوں۔ اس دوا سے ہماری کھانسی بالکل رفع ہو گئی۔ مجھے صرف
خوراک سے زیادہ پینے کی نہ دوا درکار نہ ہوئی۔ کھانسی مجھے سخت تکلیف دے رہی تھی
اسوجہ سے آپکا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

دردِ سر و ریاح کی دوائی۔ ریاحی درد لمحظ میں بہاں رہ جاتا ہے یہ دوا لخطہ میں اسے پانی
کر دیتی ہے چاہے جسم کے کسی حصہ میں کیسا ہی درد ہو اس سے مٹ جاویگا۔ درد سر کے واسطے بھی اس دوا کا ویسا ہی
فائدہ ہے۔ نصف سر میں درد ہو۔ اس دوا سے فوراً رفع ہو جاتا ہے صرف یہی نہیں۔ اگر سر کٹا
جاتا ہو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ ان دنوں لوگ ذرا ذرا باتوں سے سر کھپایا کرتے ہیں کام میں
یا مفت کی باتوں میں فکر و تردد میں عیش و عشرت میں دن کو رات اور رات کو دن بنایا کرتے ہیں
کل شکائتیں سر پر آجاتی ہیں اور ہمارے سر کا درد پکارا کرتے ہیں ڈاکٹر برمن کی دوا سے ایسے لوگوں کو فوراً آرام
ہو جاتا ہے اسلیے ہر خاص و عام کو یہ دوا اپنے پاس رکھنا لازم ہے قیمت ۲؍ آنہ کی شیشی ۶؍ محصول ڈاک ایک سے چھ
ڈبیہ تک ۵؍ نوٹ:- فرمائش کیساتھ کتاب کا حوالہ ضرور دیں درخواست آنے پر فہرست مفت۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵؍۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

نوٹ

مندرجہ ذیل میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھ کر

مفت

منگوا کر واقفیت حاصل کریں۔ آپ اُن کو دیکھ کر خوش ہوں گے

رسالہ امرت جس کے اندر دنیا میں نئی ایجاد تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج

رجسٹرڈ **اُمرت دھارا** رجسٹرڈ

کا جو سرکار سے رجسٹری ہو چکی ہے۔ مفصل بیان ہے۔ آپکے دیکھنے قابل ہے کسطرح ایک ہی چیز اتنے فائدے کر سکتی ہے۔ دھوکے سے بچو امرت دھارا کا نسخہ دنیا میں سوائے پنڈت جی کوئی نہیں جانتا۔

رسالہ امراض مخصوصہ مردمان

مردوں کی خفیہ امراض کے اسباب علامات اور علاج آجکل کی حالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ گم شدہ طاقت کے مایوس مریض اسکو پڑھ کر کہا کرتے ہیں۔ کاش کہ ہم اسکو اول دیکھتے یہ چالیس صفحے کا خوبصورت رسالہ بھی مفت ہے۔

فہرست ادویات دیش اُپکارک امرت دھارا اوشدھالہ

یہ فہرست ادویا کے نام اور ان کی صرف ضروری مختصراً اوصاف بتلاتی ہے۔ اسکے اندر طبی کتب مصنفہ شریمان کوی ونود پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد "امرت دھارا" وایڈیٹر اُردو۔ ہندی دیش اُپکارک کی فہرست بھی موجود ہے۔

طبی اخبار دیش اُپکارک

اُردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے۔ ہندوستان بھر میں کوئی ہفتہ وار طبی اخبار سوائے اسکے نہیں ہے جنکو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے حکمت کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے۔ وہ دیکھتے ہی اسکے خریدار بن جاتے ہیں۔ نمونہ مفت ملتا ہے۔

قیمت سالانہ ۳ شش ماہی ۸ سہ ماہی ۱۲ار۔ ہندی کی سالانہ قیمت ۱ (عہ)

خط وکتابت وتار کا پتہ اتنا کافی ہے:۔ **امرت دھارا لاہور** برانچ (۵۰۲)

نوٹ:۔ ایجنٹ بننے میں بڑا فائدہ ہے ہمارے لائق ایجنٹ بہت کماتے ہیں۔ قواعد آسان ہیں